

# گجرات میں سردار سروور باندھ کو قوم کے نام وقف کرنے کے بعد وزیراعظم کی تقریر

Posted On: 17 SEP 2017 6:06PM by PIB Delhi

نئی دہلی۔ 18 ستمبر۔

بھارت مانا کی جئے

بھارت مانا کی جئے

! بڑی تعداد میں تشریف لائے۔ وئے میرے پیارے بھائیو اور ب۔ نو

دبھوٹی بدت مرتبہ آیا، کبھی بس میں آتا تھا، کبھی اسکوتر پر آتا تھا، کبھی کارکنوں کی میٹنگ لینا تھا، کبھی جلسے۔ عام سے خطاب کرتا تھا۔ نہ جانے کتنی کتنی یادیں آپ سب کے ساتھ وابستہ ہیں۔ لیکن دبھوٹی میں ایسا وسیع منظر ہے۔ لے کبھی نہ بن دیکھا، لوگوں کا یہ وسیع اجتماع مان نرندا کی بھکتی کا جیتا جاگتا مظہر ہے۔

آج وشوکرما جیتی ہے۔ بھارت میں صدیوں سے جو۔ اتھ سے کام کرتے ہیں، پسینے بداتے ہیں، مشقت کرتے ہیں، تعمیر کاکام کرتے ہیں، ٹیکنیشن ہیں، و، انجینئر ہیں، و، مستری ہیں، و، مٹی اکام کرنے والے ہیں، و، چونے اور سیمنٹ کاکام کرنے والے ہیں، و، جو بھی تعمیر سے متعلق کاموں سے وابستہ ہے، ان سب کو بھارت میں وشوکرما کی شکل میں دیکھا جاتا ہے، آج ایسے وشوکرما کی جیتی کا موقع ہے۔ اور اس لئے اس سے بڑا کوئی عمدہ اجتماع نہ بن سکتا ہے۔ جب وشوکرما جیتی پر وشوکرما کے عقیدت مند جن لوگوں نے اس سردار سروور ڈیم کی تعمیر کی ہے، ان سب کی اس محنت کا ذکر کرتے۔ وئے، ان کی اس سخت ریاضت کا ذکر کرتے۔ وئے، مان بھارتی کو۔ ندوستان کا ایک بڑا سردار سروور باندھ سوغات میں دیئے کی خوش نصیبی کا موقع حاصل۔ و ہے۔

بھائیو، بدنو۔ ان مجھے آج میرے یوم پیدائش کی بھی بدت ساری مبارکباد دی جارہی ہے۔ جن جن لوگوں نے مبارکباد دی ہے، جن جن لوگوں نے نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے، میں ان کا دل سے بدت بدت شکر۔ ادا کرتا۔ وں اور یوم پیدائش کے ساتھ ساتھ جو جذبات ظاہر کیے ہیں، ان جذبات کے مطابق اپنے آپ کو نکھارنے کا، بنانے کا اور پل پل آپ کے خوابوں میں کیلئے میں اپنی مشقت کی انتہا کرنے میں کوئی کمی نہ بن رکھوں گا۔ جیوں گاتو آپ کے خوابوں کیلئے، کبھیوں گاتو بھی آپ کے خوابوں کیلئے اور آپ کے خواب پورے ہوں، اس کے لئے سواسو کروڑ۔ م وطنوں کی طاقت یکجا کرکے ایک نئے بھارت، ایک نیوانڈیا، اس کو حاصل کر کے رہنا ہے۔

ایک گاندھی، بدلے پتلے گاندھی، سابرمتی کے آشرم میں ریاضت کرتے کرتے۔ م وطنوں کو آزادی کیلئے یکجا کرسکتے ہیں تو مان نرندا کے آشیرواد سے، سابرمتی کے آشیرواد سے، ملک کے بدادر مردوں کے ایثار و قربانی کی برکت سے، اس ملک کی عظیم شخصیات کی ریاضت کی برکت سے، سوا سو کروڑ۔ م وطن، آزادی کے 75 سال۔ وئے پر ایک نئے بھارت کی تعمیر میں کوئی کمی نہ بن رکھیں گے، یہ میرا پورا پورا یقین ہے۔

بھائیو، بدنو۔ سردار سروور ڈیم آج بھارت کے مرد آ۔ ن سردار ولہ بھائی پٹیل کی روح ج۔ ان بھی۔ وگی، م سب پر ڈھیر سارے آشیرواد۔ م پر برساتی۔ وگی۔ دور اندیشی کسے کرتے ہیں؟ 71 سال پہلے، آزادی کے پہلے، میری بھی پیدائش سے پہلے، م میں سے کئی لوگوں کی پیدائش سے پہلے، سردار پٹیل صاحب نے سردار سروور ڈیم کا خواب دیکھا تھا۔

ملک آزاد۔ و، میں آج بڑے یقین کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ دو عظیم شخصیتیں اگر کچھ اور سال زندہ رہی۔ و تیں تو یہ سردار سروور ڈیم 60-70 کی دہائی میں۔ ی بن کر، ی۔ ب کے ساری ریاستیں سجالام، سپھلام بن گئی۔ و تیں، سرسبز۔ وگئی۔ و تیں۔ ندوستان کے اقتصادی منظرنامے کو لافانی حمایت دینے کی خوش نصیبی مغرب کی ان ریاستوں کو ملی۔ و تیں۔ و دو عظیم شخصیتیں تھیں۔ ایک، سردار ولہ بھائی پٹیل، جنہوں نے نرندا ندی کی عظمت کو، ا۔ لیت کو، گجرات کی ضرورت کو، مدھی۔ پردیش، م۔ اراشٹر، گجرات، راجستھان کی زندگی کو ایک مان نرندا کیسے بدل سکتی ہے، اس کا خواب دیکھا تھا، دور اندیشی سے اس پروجیکٹ کا تصور کیا تھا۔ اور دوسرے، دوسری عظیم شخصیت تھی، ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر۔ جن لوگوں کو بابا صاحب امبیڈکر کا مطالعہ کرنے کا موقع ملا ہے، دیکھ سکتے ہیں کہ بھارت میں آبی انقلاب کیلئے، آبی طاقت کیلئے، واٹر ویز کیلئے، سمندر کی ا۔ لیت کیلئے، و بیروں کی کونسل کی اپنی قلیل مدت میں بھی جتنے منصوبے، جتنے تصور، محترم بابا صاحب امبیڈکر نے رکھے تھے، شاید۔ ی کوئی ایک سرکار اتنا کام سوچ بھی سکتی۔ و، جو کام بابا صاحب امبیڈکر نے سوچا تھا۔

اگر۔ دو عظیم شخصیتیں کچھ سال زیادہ زندہ رہیں، م میں ان کی خدمات کا فائدہ کچھ برس زیادہ ملا۔ و تا، تو میرے پیارے۔ م وطنو، آج سیلاب کے سبب جو ریاستیں تباہ۔ و جاتی ہیں، خشک سالی کے سبب ج۔ ان کا کسان مر رہا ہے، ان سارے مسائل سے ملک با۔ ن نکل آتا اور ملک ترقی کی نئی اونچائیوں کو پار کرلیتا۔ لیکن یہ۔ ماری بد نصیبی رہی کہ۔ م میں ان دونوں عظیم شخصیتوں کو بدت بدت پہلے کھو دینا پڑا۔ آج یہ سردار سروور ڈیم بھارت کو وقف۔ و رہا ہے، سوا سو کروڑ۔ م وطنو کو پیش۔ و رہا ہے، گاندھی اور سردار کی زمین ہے وقف۔ و رہا ہے، جس زمین پر بابا صاحب امبیڈکر کی زندگی میں ایک نئی تبدیلی آئی تھی، گانیکواڈ کے سبب، اس زمین سے وقف۔ و رہا ہے۔ ملک کی ایک نئی طاقت کا یہ مظہر بنے گا، یقین کے ساتھ آج ان سبھی عظیم شخصیتوں کو، ان کا ذکر کرتے۔ وئے، یہ خوبصورت اور آلو۔ ی منصوبہ آپ سب کے قدموں میں پیش کرتا۔ وں، م وطنو کو وقف کرتا۔ وں، مان بھارتی کو وقف کرتا۔ وں۔

بھائیو، بدنو، منصوبہ بننا، منصوبہ پورے۔ و نا، بدت فطری۔ و تا ہے لیکن شاید۔ ندوستان میں جتنی تکلیفیں مان نرندا کو چھیلی پڑیں، اس منصوبہ کو چھیلی پڑیں، دنیا کی کوئی طاقت ایسی نہ بن تھی، جس نے اس میں رکاوٹیں پیدا نہ کیں اتنا بڑا منصوبہ اقتصادی مدد کے بغیر۔ و نہ بن سکتا تھا۔ اور اسی ورلڈ بینک نے کہا ہے کہ ماحول کے مخالف ہیں، غلط تشریح کی آندھی چلائے والوں نے اتنا جھوٹ پھیلا رکھا تھا۔ بھائیو اور بدنو۔ م نے بھی ٹھان لی تھی، ورلڈ بینک اور نو ورلڈ بینک، م بھارت کے پسینے سے سردار سروور ڈیم بنانے رہیں گے اور آج۔ آج اسے بنادیا۔

جس ورلڈ بینک نے ماحولیات کے نام پر، ماحول کے نام پر سردار سروور ڈیم کی مدد کرنے سے انکار کردیا تھا۔ 2001 میں کچھ کے زلزلے کے بعد اس کی تعمیر نو کی گئی اور و۔ ماحول دوست بن گیا۔ اسی ورلڈ بینک کو گجرات کے زلزلے کے کام کو ورلڈ بینک کا ماحولیات کا سب سے بڑا انعام گرین ایوارڈ، گجرات کو دینے کیلئے مجبور۔ و تا پڑا تھا۔

بھائیو، بدنو، اگر ایک بار۔ ندوستان کے لوگ عزم کرلیتے۔ یں تو دنیا کے رچیلنج کو چیلنج کرنے کی ا۔ لیت ہے۔ ملک رکھتا ہے۔ اور اسی کا نتیجہ ہے سردار سروور ڈیم کاکام، کبھی کبھی۔ مارے ملک میں ریاستوں کی طاقت، ریاستوں کا چیلنج، اس کا بدت بدت ذکر۔ و تا رہتا ہے، مقابل۔ جاتی مطالعہ۔ و تا رہتا ہے، لیکن مغربی بھارت کی۔ م کچھ ریاستیں اگر آزادی کے بعد کی تاریخ دیکھی جائے۔ م زیادہ سے زیادہ ان علاقوں میں ترقی کے اندر سب سے بڑی کوئی روکاؤ بنا ہے تو پانی بنا ہے۔ پانی کی نابرابری، موسمی۔ وں، انسان۔ وں، اپنا کھیت کھلیان، گاؤں چھوڑ کرکے دو سو دو سو، چار سو چار سو کلو میٹر دور چلتے جاتے تھے، ج۔ ان پانی مل جائے۔ و یہ پر چار چھ۔ م بنے گزار۔ کرکے جب بارش۔ و تیں تھی تو واپس آتے تھے۔ کبھی کسی نے اس دردناک زندگی کا تصور کیا ہے؟ بغیر پانی کے زندگی کیسی۔ و تیں ہے؟

تب میں گجرات کے وزیرائے کی حیثیت سے کام کر رہا تھا، سرحد پر جانا میرا فطری تھا۔ بی ایس ایف کے جوان۔ وں، فوج کے جوان۔ وں، میں دیوالی ان کے درمیان منایا کرتا تھا۔ جب ایک بار گجرات کی سرحد پر جاکر کے بی ایس ایف کے جوانوں کے ساتھ بیٹھا تو بی ایس ایف کے جوان پینے کے لئے پانی سینکڑوں اونٹ، پانی ڈھوک کرکے لاتے تھے تب یہ ریگستان میں ملک کی حفاظت کرنے والے۔ مارے جوانوں کو پینے کا پانی ملتا تھا۔ اس درد کو میں پوری طرح اپنے تجربے میں لایا۔ وں اور جب سردار سروور ڈیم کا کام آگے بڑھا تو دل میں ایک خواہش جاگی، کہ میں بھارت اور پاکستان کی سرحد پر اپنے بی ایس ایف کے جوان، جو بغیر پانی ریگستان میں کھڑے ہیں، میں نرندا کا پانی ان تک لے جاؤں گا۔ پائپ لائن لگائی، 700 کلو میٹر دور۔ کئی برسوں سے، دہائیوں سے اونٹ جب پانی ڈھوک کر لاتا تھا، تب میرے ملک کی حفاظت کرنے والا جوان پانی کو پاتا تھا۔ جس دن میں پانی لیکر، نرندا کا پانی لیکر پ۔ نجا، میں نے بی ایس ایف کے جوانوں کے رے پر۔ خوشی دیکھی تھی، و۔ انجینئرنگ معجزہ تھا کہ۔ م میں۔ ان سے پانی اٹھا کر 700 کلو میٹر دور نرندا کا پانی پ۔ نچایا، اور پ۔ نچانے کیلئے پانی کو کبھی کبھی تو 60 منزل اونچائی تک اٹھا کر کے لے جانا پڑا، پھر نیچے لے آئے۔

بھائیو، بدنو، پورا سردار سروور ڈیم ایک انجینئرنگ معجزہ ہے، کینال نیٹ ورک انجینئرنگ معجزہ ہے اور میں تو ملک کے معماروں کو، انجینئروں کو ڈھانچے ڈیزائن کرنے والے سول انجینئر الیکٹریکل انجینئر، ان سبھی طلباء سے اصرار کروں گا کہ۔ و اپنے مطالعے میں ایک پروجیکٹ کی شکل میں اس کو لیں۔ مستقبل میں تعمیر کے کام کیلئے کیسی نئی سمت ملتی ہے ان کو موقع ملے گا۔

بھائیو، بدنو، یہ گجرات کے نہ بنیں۔ یہ مدھی۔ پردیش، راجستھان، م۔ اراشٹر، ان کے کروڑوں کسانوں کے نصیب کو بدلنے والا پروجیکٹ ہے۔ گجرات نے اس کو لیڈ لیا اور بھائیو، بدنو۔ م نے کوشش کی، دنیا بھر کی۔ ماری تنقید کرنے کی کوشش۔ و تیں، اناب شناب جھوٹے الزام لگائے گئے۔ مان نرندا کے اس منصوبہ کو روکنے کیلئے ڈھیر ساری سازشیں۔ و تیں۔ لیکن۔ م نے۔ میش۔ یہ کرکے رکھا تھا کہ۔ م اس کو سیاسی تنازعات کا موضوع نہ بننے دیں گے۔ یہ اکیسویں صدی کے نسل کے نصیب کا فیصلہ کرنے والے ہیں، اس لئے سیاست کی بہاشا کے ساتھ۔ م اپنے آپ کو نہ بن جوڑیں گے۔

بھائیو، بدنو، میں آج بھی اس پر عمل کرتا آیا۔ وں، کتنی مصیبتیں۔ و تیں، کس کس نے مصیبت کی ہے، میرے پاس کچا چٹھا ہے۔ لیکن و۔ سیاست مجھے کرنی نہ بن ہے، اس راستے پر مجھے جانا نہ بن ہے۔

میں نے دیکھا ہے کہ گجرات کے سادھو م۔ اتما، روحانیت کا پیغام دنیا جن کی زندگی کا کام تھا، لیکن جب جب سردار سروور نرمدا منصوبے کی بات آتی ، میں نے دیکھا ہے گجرات کے سادھوؤں کو ، ان وں نے پیش قدمی کی لڑائی لڑی، بھوک۔ ژٹال پر بیٹھے۔ اتنا۔ ی ن۔ بن جب ورلڈ بینک نے پیسے دینے سے منع کر دیا تھا تو گجرات کے مندروں سے بھی سردار سروور ڈیم بنانے کیلئے پیسے دیے گئے تھے اور تب جاکر ی۔ سردار سروور ڈیم بنا ہے۔ اور اس لئے ی۔ کسی ایک گروپ کا ، کسی ایک سرکار کا پروگرام ہے، ایسا۔ م نے کبھی ن۔ یں مانا۔ ی جوق در جوق لوگوں کا پروگرام ہے ، پانی کے لیے ترستے۔ وئے لوگوں کے عزم کا پروگرام ہے، اور ی۔ پانی گجرات کی زمین کو ، خشک زمین کا ہے۔

بھائیو، ب۔ نو، زندگی میں کچھ لمحے۔ وتے۔ یں جو انسان کی زندگی میں بڑی جذباتیت بھر دیتے۔ یں۔ میری زندگی میں بھی ماں نرمدا کیلئے کچھ بھی کرنا ی۔ جذباتیت سے بھرا۔ وا ہے۔ یوں کہ۔ میں دیکھتا۔ وں کہ۔ میری زمین ماں، یں۔ روکھی سوکھی میری زمین ماں، پانی کی بوند کیلئے ترستی۔ وئی ماں، اس کو جب نرمدا کا پانی بیٹا دیتا ہے، اس بیٹے کیلئے اس سے بڑا جذباتی لمحہ۔ کیا۔ وسکتا ہے؟ میری ریاست کی جوق در جوق مائائیں ، بیٹیاں پڑھائی چھوڑ کر سر پر برتن لیکر تین تین کلو میٹر پینے کا پانی لینے کیلئے جاتی تھیں، چھ سال ، آٹھ سال ، دس سال کی بچی ماں کو پانی لانے میں مدد کرتی تھی، پڑھائی چھوڑ دیتی تھی، ایک بیٹے کے ناطے آج جب ی۔ ماں نرمدا کا پانی ان کو مصیبتوں سے آزاد کرانا ہے تو ان جوق در جوق مائاؤں کے آشیرواد مجھ جیسے بیٹے کو ملیں، اس سے بڑا زندگی کا خوشی کا لمحہ۔ کیا۔ وگا؟

و۔ بے زبان جانور جو بول ن۔ یں باتے، نوع انسانی کی خدمت کیلئے ان کا جسم کام آتا ہے۔ و۔ بے زبان مویشی ،پینے کا پانی ، کھانے کیلئے گھاس ، چارا، اس کو پانے کیلئے دو سو دو سو کلو میٹر مویشی پیدل چلے جاتے تھے، آج جب نرمدا کا پانی پ۔ نیچے گا ، را چارا ملے گا، را چارا میرا و۔ مویشی کھائے گا، بے زبان جانور کو پینے کا پانی ملے گا۔ بے زبان جانور بھی جب آشیرواد دیتا ہے تو ماں کے بیٹے کی شکل میں ان جو ق در جوق مویشیوں کے آشیرواد بھی میرے لیے جذبات کا سب سے بڑا لمحہ۔ ونا ب۔ ت فطری ہے۔

بھائیو، ب۔ نو، میں پیدائش کی سالگرہ۔ منانے والے لوگوں میں سے ن۔ یں ر۔ا۔ لیکن یوم پیدائش میں اور وشوکرما جیتی۔ و ، اور جوق در جوق لوگوں کے پوری صدی کی قسمت کی تعمیر۔ وتی۔ و، تو ی۔ لمحہ۔ ایسا لمحہ۔ اتنے برسوں میں میری زندگی میں کبھی ن۔ یں آیا، جو آج گجرات نے مجھے دیا ہے۔

بھائیو، ب۔ نو، ترقی کی تو ی۔ ایک بڑی مثال ہے۔ پنڈت لوگ اس کا مطالعہ۔ کریں گے ، سیمنٹ کتنا استعمال۔ وا؟ کہ تے۔ یں کشمیر سے کیا کماری اور کنڈلا سے کو۔ ما ، آٹھ میٹر ژا سیمنٹ کی سڑک بنائی جائے۔ مالی۔ سے سمندر تک اور کنڈلا سے کو۔ ما تک آٹھ میٹر چوڑی سیمنٹ کی سڑک بنائی جائے۔ اس میں جتنی سیمنٹ لگتی ہے اتنی سیمنٹ اس پروجیکٹ میں لگائی ہے بھائی صاحب۔ کیا کچھ ن۔ یں کرنا پڑا اور اس لئے بھائیو اور ب۔ نوی۔ نرمدا کا پانی ی۔ پانی ن۔ یں ہے، ی۔ پارس ہے پارس۔ اور جب پارس کا پلس لوے سے۔ وتا ہے تو لو۔ ا بھی سونا۔ وجاتا ہے، ویسے ی۔ ی۔ پارس رویی ماں نرمدا کا احساس زمین کے جس کونے میں۔ وتا ہے ، و۔ زریں بن جاتی ہے، بھائیو، ب۔ نو۔ اور اس لئے بھارت کی زریں قسمت کا کام ی۔ نرمدا۔ والی پارس کی شکل والی ماں کے ذریعے ونے والا ہے، ی۔ میں دیکھ ر۔ا۔ وں۔

بھائیو، ب۔ نو، کسان کا بھلا۔ وگا، پینے کا پانی ملے گا، گجرات میں اقتصادی انقلاب آئے گا۔ لیکن۔ مارے ملک میں دیکھئے مغربی بھارت۔ پانی کیلئے ترستا ہے اور مشرقی بھارت اس کو ترقی کیلئے بجلی چا۔ ئے، گیس چا۔ ئے۔ اور آپ نے دیکھا ہے جب سے۔ م دلی سرکار میں بیٹھے۔ یں ، مرکز میں خدمت کرنے کا آپ نے موقع دیا ہے۔ م نے بھارت کی متوازن ترقی۔ و، مغرب کو پانی ملے، مشرق کو بجلی ملے، گیس ملے، تاکہ۔ میرا مشرق بھی طاقتور بنے، میرا مغرب بھی طاقتور بنے اور میری بھارت ماں کی دونوں سمتیں ا۔ لیت کی حامل بن جائیں، اس منصوبے کو لیکر۔ م کام کرر ہے۔ یں۔

بھائیو، ب۔ نو، ی۔ سردار سروور ڈیم کسی ایک ریاست کا ن۔ یں ہے۔ مجھے برابر یاد ہے جب راجستھان کو پانی دیا، سردار سروورڈیم سے راجستھان کو پانی دیا، وسوندھرا جی اس وقت وزیراعلیٰ تھیں، بہیرون سنگھ، شیخاوت اور جسونت سنگھ جی ، بہیرون سنگھ جی بھارت کے نائب صدر تھے ، و۔ مجھے ملنے آئے۔ ان۔ وں نے مجھے ک۔ ا تھا ، بہیرون سنگھ جی اور جسونت سنگھ جی نے ک۔ ا تھا کہ۔ مودی جی آپ کو معلوم ہے ی۔ راجستھان کو پانی دینے کا مطلب کیا۔ وتا ہے؟ بڑے جذباتی تھے اور بڑے جذبات سے ان۔ وں نے ک۔ ا ، مودی جی ذرا تاریخ دیکھ یجئے۔ تھوڑے سے پانی کیلئے صدیوں پ۔ لے ریاستوں کے مابین تلواریں چلتی تھیں، لڑائیاں۔ وتی تھیں، ریاستوں کے درمیان۔ ار جیت۔ وتی تھی ، جیت۔ ار کی تاریخ بن جاتی تھی، اور اپنی کوئی جدوج۔ دن یں، کوئی کشیدگی ن۔ یں ، کوئی جھگڑا ن۔ یں، کوئی تحریک ن۔ یں، سیدھا سردار سروور سے نرمدا کا پانی راجستھان کی سوکھی زمین کو دے دیا۔ باڑمیڑ ، پاکستان کی سرحد تک پانی پ۔ نچا دیا؟ بھائیو ، ب۔ نو ، میں نے ان دو ر۔ نماؤں کی آنکھ میں و۔ جذبات دیکھے۔ وئے۔ یں۔ اور مجھے خوشی ہے کہ۔ جب جب ایسے لوگوں کو حکمرانی کرنے کا موقع ملا ہے جن کیلئے پارٹی سے بڑا ملک ہے ، تب تک نرمدا منصوبے نے ترقی کی ہے۔ جن کیلئے ملک سے بڑی پارٹی ہے۔ اس وقت نرمدا منصوبے میں رکاوٹیں آئی یں۔

آج ی۔ ڈیم کا کام پورا۔ وا ہے، میں احترام کے ساتھ مدھیہ پردیش کے عوام کا ، مدھیہ۔ پردیش کے وزیراعلیٰ شیوراج سنگھ جو۔ ان کا، احترام کے ساتھ شکریہ ادا کرنا چا۔ تا۔ وں، آج ی۔ منصوبہ پورا۔ وگیا ہے، اس کے لئے۔ م راشٹر کے وزیراعلیٰ جناب دیوندرا فڑنویس ، م۔ راشٹر کے عوام ، ان کا میں دل سے شکریہ ادا کرنا چا۔ تا۔ وں۔ آج ی۔ منصوبہ مکمل۔ وگیا ہے ، میں ان میرے قبائلی بھائیو، ب۔ نوں کے سامنے احترام کے ساتھ سر جھکانا چا۔ تا۔ وں جن۔ وں سے نبی کے فائدے کیلئے ، سب کے سکھ کیلئے ، اپنا کچھ چھوڑنا بھی پڑا تو کیلئے آگے آئے اور ان کی طرف ایک احترام کے جذبے کے ساتھ آنے والی بھی حکومتیں دیکھیں گی ی۔ مجھے یقین ہے۔ ان کے سکھ دکھ کی فکر آنے والی بھی حکومتیں کریں گی، ی۔ مجھے پورا بھروسہ۔ ہے۔ میں ان میرے قبائلی بھائی ب۔ نوں کو سلام کرتا۔ وں جن کی قربانی کے سبب ، جن کے ایثار کے سبب آج ی۔ بھارت ماں پیاسی میری بھارت ماں، نرمدا کے پانی سے سیراب۔ وںے والی ہے۔ اس سے بڑی زندگی کی کیا خوش نصیبی۔ وسکتی ہے۔

بھائیو ، ب۔ نو،۔ مارے ملک میں بھارت کو ایک بنانے کا نینک کام سردار صاحب نے کیا۔ اگر سردار صاحب ن۔ وے تو ملک کیسا بکھرا۔ وا۔ وتا ی۔ م اچھی طرح سمجھ سکتے یں۔ کشمیر کو چھوڑ کر پورے۔ ندوستان کو ایک کرنے کا کام سردار صاحب کے دم تھا، ان۔ وں نے کرکے دکھایا۔ اور آج۔ م ایک بھارت شریشٹھ بھارت کا جواب لے کر آگے بڑھ رہے یں۔ لیکن آزادی کے بعد اس عظیم شخص کو جس شکل میں ملک کو سمجھنا چا۔ ئے ، جس شکل میں اس عظیم شخص کو ملک کی نسل کو جذبہ۔ حاصل۔ ونا چا۔ ئے ، اس کو کسی ن۔ کسی سبب سے ممکن ن۔ یں۔ وںے دیا گیا۔

میں اپنا مقدس کام مانتا۔ وں کہ۔۔ ندوستان کی آنے والی نسلوں میں بھی سردار صاحب کا نام امر رہے، سردار صاحب کا کام امر رہے، سردار صاحب کی تحریک امر رہے اور کبھی کبھی مثالی چیزیں و۔ تحریک کا سبب بھی بنتی یں اور اسی خواب کو پورا کرنے کیلئے دنیا میں ، آپ مجھے اچھی طرح جانتے یں ، مجھے چھوٹا کام جمتا۔ ی ن۔ یں ہے۔ ن۔ میں چھوٹا سوچتا ہوں، ن۔ یں میں چھوٹا کرتا۔ وں۔ سوا سو کروڑ کا ملک جب میرے ساتھ۔ و، سوا سو کروڑ۔ م وطنوں کا خواب۔ وں نے مجھے چھوٹے خواب دیکھے کا حق بھی ن۔ یں ہے بھائی۔ اور اس لئے سردار صاحب کا مجسمہ۔ بنانے کا فیصلہ کیا تو دل میں تھان لیا تھا، ی۔ دنیا میں سب سے اونچا۔ وگا، دنیا میں سب سے اونچا۔ کل ملاکر قریب 190 میٹر اور مجسمہ۔ وگا 182 امریکہ۔ میں جو اسٹیجوا آف لیبرٹی ہے اس سے ی۔ اسٹیجوا آف یونٹی،۔ مارے سردار صاحب کی مورتی امریکہ کے اسٹیجوا آف لیبر ٹی سے دو گنی اونچی۔ وگی۔ ڈبل۔ وگی بھائی۔

آپ تصور کرسکتے یں ، دنیا بھر سے لوگ اسٹیجوا آف لیبرٹی دیکھنے جاتے یں۔۔ مارے ی۔ ان جنوبی گجرات میں جاؤ تو ساپوتارا ہے ، سوراشر میں جاؤ تو گری کے شیر یں، کچھ میں جاؤ تو بڑھیا سا ریگستان ہے، شمال میں جاؤ تو ماں امبے ہے، تھوڑا آگے جاؤ تو ابو ہے۔ لیکن ی۔ ایک میرا علاقہ۔ ایسا ہے کہ۔ ج۔ ان سیاحت کے امکانات یں اور اس لئے بھائیو، ب۔ نو، ی۔ سردار پٹیل کا مجسمہ۔ آپ دیکھ لینا میرے الفاظ لکھ کے رکھنا ، روزانہ۔ لاکھوں لوگ ی۔ ان آتے۔ وں گے، لاکھوں لوگ آتے۔ وں گے، سیاحت کا ایک ایسا مرکز بن جائے گا ، ی۔ ان کے۔ زاروں گاؤں کی روزی روٹی کا و۔ سبب بننے والا ہے۔ ی۔ خواب میں نے دیکھا۔ وا ہے۔

اور ی۔ یں پر ملک کی آزادی کیلئے مر مٹنے والے لوگ ، کچھ لوگوں کو لگتا ہے مٹھی بھر لوگوں نے ی۔ ی ملک کو آزاد کیا؟ مٹھی بھر لوگوں نے ی۔ ی قربانیاں دیں اور گیت بھی کچھ لوگوں کے گائے گئے۔ ملک کے آزادی کی تاریخ کو بھلا دیا گیا ہے۔ ملک کے لیے مر مٹنے والوں کو یاد کرنے میں کچھ لوگ کتراتے رہے یں۔ 1857 سے 1947 تک میرے قبائلیوں نے۔ ر حکومت کے سامنے لڑائی لڑی ہے، قربانیاں دی یں۔ ایک ساتھ سو سو قبائلیوں کو پھانسی پر لٹکا دیتے تھے انگریز، و۔ جھکنے کو تیار ن۔ یں تھے۔ آزادی کی جنگ میں۔ ندوستان کی ست میں، ج۔ ان ج۔ ان قبائلی۔ یں، آزادی کی جنگ میں قربانی دینے میں کبھی و۔ پیچھے ن۔ یں رہے یں۔ جنگ کی شروعات کرنے میں ان۔ وں نے ا۔ م رول ادا کیا۔ میرے ملک کی نئی نسل کو بت۔ لگنا چا۔ ئے کہ۔ میرے قبائلی بھی جنگوں میں رہے یں، آڑوں میں رہے یں، بے نڈے کیلئے کبھی کبھار یں ن۔ یں تھے، لیکن بھارت کی آزادی کیلئے قربانی دینے میں کبھی پیچھے ن۔ یں رہے، ان کی۔ وئی چا۔ ئے، ان کو وقار بخشا جانا چا۔ ئے ، نئی نسل کو ان کی تحریک ملنی چا۔ ئے۔ اور اس لئے۔ ندوستان میں ج۔ ان ج۔ ان، جس جس ریاست میں قبائلیوں نے 1857 سے 1947 تک آزادی کی جنگ میں جو کچھ بھی کیا ہے ،۔ ماری حکومت اس کا میوزیم بنانا چا۔ تی ہے۔

ملک کو بھی نئی نسل کو۔ مارے قبائلیوں کیلئے فخر۔ ونا چا۔ ئے۔ سربلندی۔ وئی چا۔ ئے۔ ماں بھارتی کیلئے مرنے والے ان کے آبا واجداد کے تئیں عقیدت کا جذبہ۔ ونا چا۔ ئے اور اس لئے دوستان کی سبھی ریاستیں ،ج۔ ان ج۔ ان قبائلیوں کی نقل وحرکت کی ک۔ انی ہے ، و۔ ان ایسا ایک جدید ، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی والا ورچوئل میوزیم بنانا ہے، آج اس کی شروعات، سنگ بنیادرکھنے کا ہے موقع گجرات کی زمین سے ملا ہے۔ رفتہ۔ رفتہ۔ ندوستان کی سبھی ریاستوں میں ی۔ پنپے گا۔ میں اسے اپنی زندگی کی خوش نصیبی مانتا۔ وں، اور میرے ان ب۔ ادر قبائلیوں کو بھگوان برسا منڈا سے لیکر۔ مارے جامیوگھوڈا کے نائیکا سماج تک کے ،۔ ر کسی کے تئیں عقیدت اور احترام کا سلام کرتے۔ وئے آج اس کا سنگ بنیاد بھی رکھنے کا مجھے شرف حاصل۔ وا ہے اور آنے والے وقت میں اس کا بھی فائدہ۔ ملے گا۔

ی۔ پورا سردار سروور ڈیم ، واٹر اسپورٹس کیلئے ، ایڈوینیچر واٹر اسپورٹس کیلئے ، تفریح کیلئے، سیاحت کے بڑے مرکز کیلئے، ایک ایسا ی۔ جگہ۔ بنانے والی ہے جو گجرات کی سب سے زیادہ اقتصادی سرگرمی والا مرکز، ی۔ کل تک جو جنگل تھے، روزی روٹی کمانے کیلئے ش۔ روں میں لوگوں کو بھٹکانا پڑتا تھا، اب و۔ روزی روٹی ی۔ ان گھر کے سامنے آئے گی، ی۔ کام ونے والا ہے۔ ودودرا سے لیکر ، بہروچ سے لیکر ، سڑک کی تعمیر ، ریل کی تعمیر، تیز رفتار س۔ چلنے والی گاڑیوں کی تعمیر، تاکہ۔ سیاح لوگ و۔ ان آئیں، آرام سے آئیں اور۔ ندوستان کا ایک ا۔ م سیاحتی مرکز بنے۔ ایک ایک کا تاج محل صدیوں پ۔ لے بنا ، آج بھی۔ م دنیا میں صرف ایک آگا۔ کا تاج محل دکھاتے ر۔ تے یں۔ بھائیو۔ ندوستان کے۔ ر کونے میں دنیا کو دینے کیلئے، دنیا کو دکھانے کیلئے بے ت کچھ ہے۔ ی۔ سردار سروور ڈیم ، ی۔ سردار پٹیل کا مجسمہ۔ ی۔ قبائلیوں کی سرگرمیوں کی ک۔ انی سنانے والا میوزیم ، ی۔ ملک کا اور دنیا کے سیاحوں کے دلچسپی کا مرکز بننے والا ہے۔

ایسے ایک ا۔ م پروگرام کا آج آغاز۔ ورا ہے۔ ڈیم کو عوام کیلئے وقف کیا جا۔ را ہے۔ میں نے آج سردار صاحب کے مجسمے کے کام کو بھی تفصیل سے اس کا مطالعہ۔ کیا۔ جس رفتار سے کام چل ر۔ ا ہے ، جس طرح کی ٹیکنالوجی کا استعمال۔ ورا ہے، سیکھنے سمجھنے جیسا لگا۔ میں واقعی آج۔ م وطنوں کو بیش قیمت تحفے دیتے۔ وئے ب۔ ت۔ ی فخر کا اور اطمینان کا احساس کرتا۔ وں۔ میں مدھیہ۔ پردیش کے وزیر اعلیٰ کو ایک اور کام کیلئے مبارکباد دیتا چا۔ تا۔ وں۔ پچھلے دنوں ، کیوں کہ۔ سب کو معلوم۔ وگا کہ۔ نرمدا میاُ پ۔ اڑ سے ن۔ یں آتی ہے، جنگلوں سے آتی ہے۔ اور اس لئے نرمدا میاُ کو جنگلوں کو۔ ر بھرا رکھنے کی بھی م۔ م مدھیہ۔ پردیش کے وزیراعلیٰ نے اٹھائی۔ قریب آٹھ نو م۔ یں پیدل پاترا چلی۔ کروڑوں ت لگانے کی م۔ م سے۔ ان کروڑوں درختوں کے وسیلے س۔ ان وں نے آنے والی صدی تک نرمدا کا پانی کم ن۔ یں تھے، لیکن بھارت کی آزادی کیلئے قربانی دینے میں کبھی پیچھے ن۔ یں رہے، ان کی مدھیہ۔ پردیش کے وزیر اعلیٰ کا اس مقدس کام کو کرنے کیلئے دل سے مبارکباد دیتا۔ وں۔ ندی بجانے کا کام شاید پ۔ لے اس ملک میں ایسا ن۔ یں۔ وا تھا۔ آج میں نے دیکھا ہے۔ مارے ملک کے کئی سنت ، کئی تنظیمیں ، ندی بجانے کی تحریک چلا ر۔ یں، ایثار وقربانی کے ساتھ چلا ر۔ ی یں، ماحولیات کی حفاظت کیلئے ملک میں جو کوششیں۔ وری یں ، ی۔ کوششیں بھی دل سے الگ الگ خیرمقدم کے حقدار۔ یں اور اس لئے اس ا۔ م کام کیلئے بھی میں دل سے سب کو مبارکباد دیتا۔ وں۔

ہائیو ، ب۔ نو، کل میں رات کو جب دلی سے چلا تب ایک دکھ بھری خبر ملی ، - مارے ملک کے ایک ب۔ ادر سپا۔ ی ، فوج کے سربراہ اور مجھے جب جب میں ملا، - مارے ملک کے مارشل جناب آرجن سنگھ ، 965 لڑائی جن کے نام سے جڑ گئی ہے، ایسے ایک ب۔ ادر جنگجو ، 98 کی عمر اور ابھی کچھ دن پ۔ لے ایک پروگرام میں - م ملے، پورا یونیفارم پ۔ ن کر آتے تھے - و۔ یل چیئر پر آنا پڑتا تھا، اور و۔ دیکھتے - ی کھڑے - وکر سیلوٹ کرتے تھے - میں ان کیلئے دعا کرتا تھا، مارشل آپ کو کھڑا ن۔ یں - ونا چا۔ ئے - لیکن و۔ ایک ایسے سپا۔ ی تھے ، ڈسپلن ان کی رگوں میں ایسا تھا ، و۔ ایسے - ی کھڑے - وجات تھے۔

کل جب ان کو - ارٹ اٹیک آیا ، پت۔ چلا ، میں اسپتال ان سے ملنے چلایا گیا۔ جذب۔ و۔ ی تھا ، اسپرٹ و۔ ی تھی، جسم ساتھ ن۔ یں دے رہا تھا لیکن رگوں میں بھرے پڑے اس ڈسپلن کی تڑپ نظر آتی تھی۔ ایسے ایک ب۔ ادر جنگجو ، ب۔ ادر سپا۔ ی، ان کو - م ن۔ کھو دیا ہے۔ میں ان کو احترام کے ساتھ سلام کرتا - وں۔ ان کو خراج عقیدت پیش کرتا - وں اور ان کی سرگرمی کو ملک - میں - میں - یاد رکھے گا، ان کے ڈسپلن کو یاد رکھے گا، ان کے ایثار و قربانی کو یاد رکھے گا، ماں بھارتی کے تئیں ان کے وقف - وجانے کو یاد رکھے گا، اور آنے والی نسلیں ان سے جذب۔ حاصل کرتے - وئے ماں بھارتی کیلئے کچھ ن۔ کچھ کرنے کا عزم کریں گی اور 2022 میں نیا بھارت بنانے کی سمت خود کو ثابت کرکے رہیں گی۔

اسی ایک جذبے کے ساتھ میں پھر ایک مرتبہ گجرات سرکار کا شکریہ ادا کرتا - وں، گجرات کے عوام کا شکریہ ادا کرتا - وں۔ ان چاروں سرکاروں کا خیرمقدم کرتا - وں۔ جن کا اس پروجیکٹ میں تعاون رہا ہے۔ اور بجلی گھر گھر پ۔ نجانے میں ماں نرمدا بھی کام آ رہی ہے، و۔ زمین کو بھی سحلام ، سکھام کرے گی، - مارے گھروں میں بھی اُجالا پھیلائے گی۔ ایسی ماں نرمدا کو سلام کرتے - وئے آپ سب سے اصرار کرتا - وں، دو مٹھی بند کرکے میں بولوں گا۔ نرمدے، آپ بولئے سرودے۔ آج ماں نرمدا ہے تو سب کچھ ہے۔

نرمدے- سرودے - پوری طاقت سے بولئے

نرمدے- سرودے

نرمدے- سرودے - نرمدے سرودے

ب۔ ت ب۔ ت شکریہ۔

\*\*\*\*\*

م ن۔ اس - ع ن۔

U-4613

(Release ID: 1503167) Visitor Counter : 2

